سوال

(994) موسم کی خرابی کی بنا پر نمازوں کو جمع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

۱۔ موسم کی خرابی کی بنا پر اذان میں کون سے لفظ اور کتنی مرتبہ کہنے چاہئیں؟

۲۔ دورانِ بارش کی صورت میں دو نمازیں جمع ہو سکتی ہیں یا نہیں؟

۳۔ جمع کی اس صورت میں سنتیں ادا کرنا پڑیں گی یا نہیں؟

۴۔ عورتیں گھر میں مردوں کی طرح مذکورہ مسئلہ پر عمل کر سکتی ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

۱۔ ایسی صورت میں الصلاة فی الرحال یا

'اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ' (صحیح البخاری، بَابُ الرُّخصَةِ فِی المَطَرِ وَالعِلَّةِ أَن یُصَلِّیَ فِی رَحلِهِ، رقم: ٦٦٦) یا 'صَلُّوا فِی بُیُوتِکُم' (صحیح البخاری، بَابُ الرُّخصَةِ إِن لَم یَحضُرِ الجُمُعَةَ فِی المَطَرِ، رقم: ٩٠١) جیسے الفاظ کہے جائیں۔ حَیَّعلتین کا بدل یا اس سے ملحق ہونے کی بنا پر بظاہر گنتی ان جیسی ہوگی، یعنی دو دو دفعہ۔ ابن عمر رحمہ اللہ کی حدیث کے مطابق اذان کے بعد بھی یہ کلمات کہنے کا جواز ہے، البتہ ایسی شکل میں بظاہر ایک دفعہ ہی کافی ہے۔

۲۔ ہمارے شیخ محدث روپڑی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بارش کی وجہ سے جمع جائز ہے۔ نیل الاوطار میں اس پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ بھی جمع کر لیتے تھے جو سنت کے بڑے متبع تھے۔ جہاں شرعاً جمع کرنے کی اجازت ہو وہاں سنتیں معاف ہیں، چنانچہ ابن عباسؓ کی حدیث میں مدینہ میں جمع کرنے کا ذکر ہے اور سنتیں نہیں پڑھیں، صرف ظہر و عصر کی آٹھ رکعتیں پڑھیں اور مغرب وعشا کی سات رکعتیں پڑھی ہیں اور اس حدیث سے بارش میں جمع کرنے کا استدلال کیا جاتا ہے۔ (فتاویٰ اہلحدیث: جلد ۲ ص ۲۷۸)

۳۔ اس کا جواب پہلے گزر چکا ہے۔

۴۔ بارش میں نمازیں جمع کرنا ایک شرعی عذر ہے جس کے لئے مسجد کا وجود شرط نہیں لہٰذا ایسی صورت میں عورتیں بھی گھر میں نمازیں جمع کر سکتی ہیں۔ ملاحظہ ہو، مجموع فتاویٰ شیخ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ (ج۴ص۴۷۴)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :802

محدث فتویٰ